السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد کا امام نماز تراویح اس قدر جلدی پڑھاتا ہے کہ اس عظیم فرصت سے استفادہ کرتے ہوئے ہم دعا مانگ سکتے ہیں نہ تسبیح پڑھ سکتے ہیں اور نہ نماز خشوع سے ادا کر سکتے ہیں۔ وہ صرف تشہد اول پر اکتفا کرتا یعنی "اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ "تک پڑھتا اور کہتا ہے کہ بس اس قدر تشہد کافی ہے۔ یعنی درود شریف نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ یہ اضافہ ہے اور قراءت بھی صرف ایک یا دو آیتوں کی کرتا ہے۔ امید ہے آپ رہنمائی فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ائمہ کے لیے حکم شریعت یہ ہے کہ نماز خواہ تراویح ہو یا فرض اسے نہایت اطمینان وسکون سے پڑھائیں۔ قراءت ترتیل کے ساتھ کریں۔ رکوع و سجود خشوع کے ساتھ کریں اور رکوع کے بعد اور دونوں سجدوں کے درمیان کامل اعتدال سے کام لیں اور تمام نمازیں خواہ وہ فرض ہوں یا نفل نہایت اطمینان وسکون سے پڑھائیں کیونکہ طمانیت فرض ہے اور اس کے بغیر چارہ کار ہی نہیں۔ جو شخص نماز میں طمانیت کو ترک کر دے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ " صحیحین " میں حدیث موجود ہے[1] کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو کہ اطمینان کے ساتھ نماز نہیں پڑھ رہا تھا تو آپ نے اسے دوباری نماز پڑھنے کا حکم دیا اور اس کی رہنمائی کرتے ہوئے اسے بتایا کہ رکوع وسجدہ میں طمانیت واجب ہے، نیز رکوع کے بعد اور دو سجدوں کے درمیان اعتدال واجب ہے لہذا ائمہ مساجد کو چاہیے کہ ترتیل اور خشوع کے ساتھ قراءت کیا کریں تاکہ قراءت سے خود بھی استفادہ کریں اور ان کی اقتدا میں نماز ادا کرنے والے مقتدی بھی استفادہ کر سکیں۔ ترتیل اور خشوع سے کی گئی قراءت سن کر ہی دلوں میں تحریک، خشوع اور اللہ تعالیٰ کی طرف انابت اور توجہ پیدا ہوتی ہے۔

امام اور مقتدیوں پر یہ بھی واجب ہے کہ تشہد میں شہادتین کے بعد سلام سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود ابراہیمی پڑھیں[2] کیونکہ یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے[3] لہذا اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت نماز میں درود شریف کی فرضیت کی قائل ہے۔ امام اور مقتدیوں کے لیے یہ جائز نہیں۔۔۔ کہ وہ شریعت مطہرہ کی مخالفت کریں۔ امام، مقتدی اور انفرادی طور پر نماز ادا کرنے والے سب لوگوں کے لیے یہ بھی حکم شریعت ہے کہ وہ نماز میں درود شریف کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ موت وحیات اور فتنہ مسیح دجال سے پناہ بھی طلب کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا بھی یہ عمل تھا اور آپ نے امت کو اس دعا کے مانگنے کا حکم بھی دیا ہے۔[4] اسی طرح سلام سے پہلے کوئی اور دعا ساتھ ملا لینا بھی مستحب ہے، مثلا اس موقع پر وہ مشہور دعا بھی مانگی جا سکتی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہر نماز کے آخری حصہ میں یہ دعا ضرور مانگیں:

(اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک) (سنن ابی داود' الوتر' باب فی الاستغفار' ح: 1522)

''اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔''

---

[1] صحیح بخاري، الاذان، باب وجوب القراءة للامام والقاموم الخ، حدیث: 757 و صحیح مسلم، الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة الخ، حدیث: 397

[2] صحیح بخاري، التفسیر، باب قوله ان الله وملائکته یصلون علی النبی، حدیث: 4797 و صحیح مسلم، الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشهد، حدیث 407

[3] صحیح مسلم، المساجد، باب ما یستاذ منه فی الصلاة، حدیث: 588

[4] سنن ابی داوٗد، الصلاۃ باب فی الاستغفار، حدیث: 1522

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج2 صفحہ 214

محدث فتویٰ